# 34854-کیااللہ تعالی کونسیان (بھولنے) کی صفت سے موصوف کیاجاسکتاہے

## سوال

کیااللہ تعالی کونسیان کی صفت سے موصوف کیاجاسکتاہے ؟

## پسندیدہ جواب

الحمدللہ :

نسیان کے دومعنی ہیں :

پہلا معنی : کسی معلوم چیزکوبھول جانااورغافل ہوجانااس کی مثال مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں ہے :

{اے ہمارے رب اگرہم بھول گئے ہوں یاخطاکی ہوتوہمیں نہ پکڑنا}.البقرۃ(286)

اوراسی طرح رب ذوالجلال کایہ بھی فرمان ہے :

{ہم نے آدم علیہ السلام کوپہلے ہی تاکیدی حکم دے دیاتھالیکن وہ بھول گیااورہم نے اس میں کوئی عزم نہیں پایا}.طہ(115)

دونوں قولوں میں سے ایک قول کے مطابق.

اوراسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے کہ :

"میں توصرف تم جیساہی بشرہوں جس طرح تم بھول جاتے ہومیں بھی بھول جاتاہوں، لھذااگرمیں بھول جاؤں تومجھے یاددلادیاکرو"

نسیان کایہ معنی اللہ تعالی کی ذات میں عقلی اورسمعی دونوں دلیلوں کے اعتبارسے نہیں پایاجاتا.

سمعی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام متعلق فرمایا :

{اس نے جواب دیاان کاعلم میرے اللہ کے ہاں کتاب میں موجودہے، نہ تومیرارب غلطی کرتاہے اورنہ بھولتاہے}.طہ(52)

اورعقلی دلیل یہ ہے کہ : نسیان اوربھول نقص ہے اوراللہ تعالی نقائص سے مبرا ومنزہ اورکمال کے ساتھ موصوف ہے جیساکہ اللہ تعالی کافرمان ہے :

{اوراللہ تعالی کے لئے ہی اچھی مثالیں ہیں اوروہ غالب وحکمت والاہے}.النحل(60)

لھذااس بناپرکسی بھی حال میں اللہ تعالی کونسیان کے وصف سے موصوف کرناجائزنہیں ہے.

نسیان کا دوسرا معنی :

ترک عن العلم وعمد، یعنی علم ہونے کے باوجوداسے ترک کرنا اس کی مثال مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی ہے :

.{پھر جب وہ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کردیے}.الانعام(44)

اوراسی طرح اللہ عزوجل کا یہ بھی فرمان ہے :

.{ہم نے آدم علیہ السلام کو پہلے ہی تاکیدي حکم دے دیا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں کوئی عزم نہیں پایا}.طہ(115)

اس آیت کی تفسیر میں دوسرے قول کے مطابق.

اوراسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑے والوں کے متعلق فرمان ہے :

"اوروہ شخص جس نے اس گھوڑے کو غناء اور تعفف کی بنا پر پالا اوراس میں سواری اور گردن کا اللہ تعالی کے حق کو نہ بھولا تو اسی طرح وہ بھی اس کے لئے بچاؤ ہوگا"

لھذا نسیان کا یہ معنی اللہ تعالی کے لئے ثابت ہے : جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اب تم اپنے اس دن کی ملاقات کے فراموش کردینے کا مزہ چکھو، ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا}.السجدۃ(14)

اور منافقین کے بارہ میں اللہ سجانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{انہوں نے اللہ تعالی کو بھلا دیا تو اللہ تعالی نے انہیں بھلا دیا، بلاشبہ منافق ہی فاسق ہیں}.التوبۃ(67)

اور صحیح مسلم شریف کتاب الزھد والرقائق میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم نے عرض کی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا روز قیامت ہم اپنے رب کو دیکھیں گے ؟

اوراس پوري حدیث کو ذکر کیا ہے جس میں ہے.

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالی اپنے بندے سے ملے گا اوراسے کہے گا : کیا تجھے یقین تھا کہ تیری مجھ سے ملاقات ہوگی ؟ تو وہ بندہ جواب میں کہے گا : نہیں، تو اللہ تعالی فرمائے گا : میں نے بھی اسی طرح تجھے بھلا دیا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا"

اللہ تعالی کا کسی چیز کو ترک کردینا اس کی صفات فعلیہ میں سے ایک فعلی صفت ہے جو اللہ تعالی کی مشیئت کے مطابق واقع ہوتی اوراس کی حکمت کے تابع ہے، اللہ سجانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوراس نے انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا وہ کچھ نہیں دیکھتے}.البقرۃ(17)

اورایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

.{اور اس دن ہم انہیں آپس میں ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے}. الكهف (99)

اور ایک مقام پر اللہ تعالی نے فرمایا :

.{اور البتہ ہم نے اس بستی کو صریح عبرت کی نشانی بنا دیا}. العنكبوت (35)

ترک کرنے اور اللہ تعالی کی مشیئت کے متعلقہ دوسرے افعال کی نصوص اور دلائل بہت زیادہ اور معلوم بھی ہیں، جو اس کی کمال قدرت اور اس کی طاقت اور سلطان پر دلالت کرتے ہیں، اور ان افعال کو عملی جامہ پہنانے میں اللہ سبحانہ وتعالی کسی بھی مخلوق سے مماثلت نہیں رکھتا اگرچہ مخلوق اصلا معنی میں شامل ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ اہل سنت والجماعات کا طریقہ اور عقیدہ ہے. اھ